معاشی ترقی
کی سمجھ

دسویں جماعت کے لیے درسی کتاب

© NCERT not to be republished

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

Maashi Taraqqi Ki Samajh
(Understanding Economic Development)
Textbook in Urdu for Class X

ISBN 81-7450-766-3

پہلا اردو ایڈیشن

جولائی 2007 شراون 1929

دیگر طباعت

دسمبر 2012 اگہن 1934

PD 1T SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ 2007

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جا سکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جا سکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جا سکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا چپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصور ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈپارٹمنٹ کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
سری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بنگلور - 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکتہ - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 فون 0361-2674869

قیمت : ₹ 50.00

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے ارون پیکرس اینڈ پرنٹر C-36، لارینس روڈ، انڈسٹریل ایریا، دہلی-110035 میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

اشاعتی ٹیم

ہیڈ پبلی کیشن ڈپارٹمنٹ : اشوک شریواستو
چیف پروڈکشن آفیسر : شیو کمار
چیف بزنس منیجر : گوتم گانگولی
ایڈیٹر : سید پرویز احمد
پروڈکشن آفیسر : ارون چتکارا

سرورق، آرٹ اور تصاویر
کیرن ہیڈوک

© NCERT not to be republished

پیش لفظ

’قومی درسیات کا خاکہ —2005‘ میں سفارش کی گئی ہے کہ بچوں کی اسکول کی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویۂ نظر، کتابی علم کی اس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور درسی کتابیں اسی بنیادی خیال پر عمل آوری کی ایک کوشش ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقۂ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں مذکور ’تعلیم کے طفل مرکوز نظام‘ کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں میں اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کی ہمّت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات سے وابستہ ہو کر، نئی معلومات مرتّب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب مجوّزہ درسی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچّوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچّوں کو بحیثیت شریک کار قبول کریں اور اُن سے اسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا پابند نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولات اور طریقۂ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ نظام الاوقات (Time-Table) میں لچیلا پن اُسی قدر ضروری ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ میں سخت محنت کی تاکہ مطلوبہ ایّام کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جا سکے۔ تدریس اور اندازۂ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ درسی کتاب، بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ کا ذریعہ بننے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیلِ نو اور اسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور محسوس کرنے کی تربیت، چھوٹے گروپوں میں بحث ومباحثہ کرنے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اوّلیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ’’کمیٹی برائے درسی کتاب‘‘ کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ کونسل مشاورتی گروپ کے چیئر پرسن ہری واسودیون اور اس کتاب کے خصوصی صلاح کار تپس مجمدار، ایمریٹس پروفیسر، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی کی ممنون ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن

© NCERT not to be republished

اساتذہ نے حصّہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکرگزار ہیں۔ ہم ان سب ہی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے شعبہ برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کی جانب سے پروفیسر مرنال مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دیش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگراں کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔ ہم اس نصابی کتاب کے اردو ترجمے کی ذمے داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے شکرگزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون اور شکرگزار ہیں جنھوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے محترم سید ظفر الاسلام کی شکرگزار ہے۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو مزید غور و فکر کے بعد اور زیادہ کارآمد اور بامعنی بنایا جا سکے۔

نئی دہلی — ڈائریکٹر

20 نومبر 2006 — نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

© NCERT not to be republished

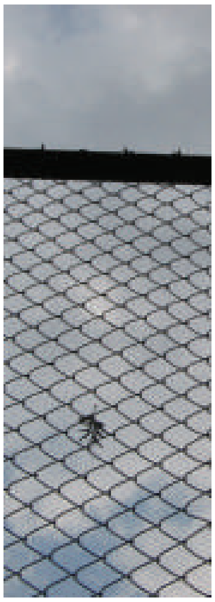

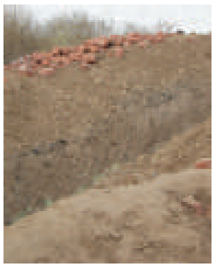
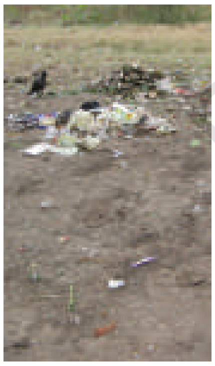

اساتذہ کے لیے تعارفی کلمات

یہ کتاب ہندوستانی معیشت میں ترقی کے عمل کے ایک سہل نظریہ سے آپ کو متعارف کراتی ہے۔ معاشیات میں، ہم عام طور پر اشیا اور خدمات کے پیداکاروں یا صارفین کی حیثیت سے لوگوں کی معاشی زندگی میں ترقی کو تبدیلی کے عمل کے طور پر دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی کبھی ترقی کا مطالعہ خاص طور پر ایک مظہر کے طور پر کیا جاتا ہے جسے صرف ایک جدید صنعتی تہذیب کے نمو کے ساتھ اہمیت حاصل ہوئی ہے۔ ایسا اس لیے ہے کہ کسی ملک کی ترقی یا نیم ترقی کی صورتحال اگر کسی ملک کی دوسرے کے ساتھ جنگوں اور فتوحات اور نوآبادیاتی یا استعماری استحصال کے نتائج پر مبنی ہوتی ہے۔ تاہم اس کتاب میں ہم نے بیرونی عوامل پر زور نہیں دیا ہے۔ ہم نے ترقی کے عمل کا وسیع نظریہ اختیار کیا ہے۔ ایک عمل جو کسی بیرونی عوامل کی مداخلت یا خلل اندازی کیے جانے سے پہلے شروع ہوا ہوگا۔ ترقی کا عمل اس طرح کی مداخلتوں کے بعد دوبارہ بھی شروع ہوسکتا ہے اور تسخیر کے دور کے ختم ہونے بعد آزاد خطوط پر جاری رہ سکتا ہے۔ یہی ہمارے اپنے ملک ہندوستان کے معاملے میں ہوا۔

اس کتاب میں ترقی کی پہلی شروعات کو معیشت کے تین امتیازی سیکٹروں (شعبوں یا حلقوں) کی حیثیت سے زراعت، صنعت اور خدمات کے ظہور کے معنی میں دیکھا گیا ہے۔ ہم نے معاشی ترقی کو علاحدہ طور پر نہیں بلکہ انسانی ترقی کے زیادہ عام تصور کے ایک جزو کے طور پر دیکھنے کی کوشش کی ہے۔ اس تصور میں صحت اور تعلیم کی ترقی اور آمدنی کے ساتھ دیگر اظہار بھی شامل ہیں جو موٹے طور پر لوگوں کی معیار زندگی کو معین کرتے ہیں۔

پہلے باب میں ہم مطالعہ کریں گے لوگ ترقی کو دراصل کس مفہوم میں سمجھتے ہیں اور کیسے اس کی پیائش کی جاسکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے مختلف پیائش دستیاب ہیں۔ ہم اس اطلاق کی حد پر جس میں کچھ اہم ترقیاتی اظہار ہے ترقی کو سمجھنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ اور عمل کاری مختلف لوگوں پر کس طرح الگ الگ طرح سے اثر انداز ہوتی ہے، اس پر نظر ڈالیں گے۔

بحیثیت عمل ترقی غالباً تاریخ میں بہت پہلے شروع ہو چکی تھی۔ اولاً کسی ملک کو غالباً اس مفہوم میں ترقی یافتہ کے طور پر امتیاز نہیں کیا جاسکتا جس میں ہم ترقی کو سمجھتے ہیں۔ زیادہ تر انسانی بستیوں میں جب لوگوں نے نسبتاً امن اور کم و بیش مستقل سکونت کے ساتھ رہنا شروع کیا تھا جس کے بغیر کسی اہم پیمانے پر زراعت ممکن نہیں ہوسکتی تھی، شاید تبھی عمل کی شروعات ہوئی تھی۔ جب ایک بار زراعت کی ابتدا ہوئی اور فروغ حاصل ہوا اور دیگر قدرتی اشیا جیسے معدنی کچ دھات کے نکالنے کے عمل کی غالباً شروعات ہوئی تھی۔ بعد میں پتھروں اور دیگر معدنیات کو حاصل کرنے کے عمل کو کان سے پتھر نکالنا کہا جانے لگا۔

انسانوں نے غیر غذائی اشیا جیسے اپنے اوزاروں، ہتھیاروں، برتنوں اور ماہی گیری کے لیے جال وغیرہ بنانے کے لیے پیڑوں سے لکڑی اور خام مواد کے طور پر کان سے پتھر نکالنے کے ذریعہ معدنیات حاصل کیا۔ یہ انسان ساختہ، پہلی اشیا تھیں جنھیں انسانی ہنر اور صناعی کا نمونہ کہا جاتا ہے۔ ماہرین معاشیات مصنوعات تیار کرنے کے عمل کو صنعت کاری کہتے ہیں جو زراعت (بشمول پتھر نکالنا) جن میں غذا جمع کرنے، کاشتکاری یا خالصتاً قدرتی اشیا جیسے پھل، چاول یا معدنیات کو حاصل کرنا شامل ہوتا ہے سے متفرق ہوتی ہے۔

© NCERT not to be republished

زراعت کے دو امتیازی حصوں بشمول پتھر کی کان کنی (جسے ابتدائی یا بنیادی شعبہ بھی کہا جاتا ہے) اور صنعت کاری (جسے ثانوی شعبہ بھی کہا جاتا ہے) کے درمیان پیداواری سرگرمیوں کی علاحدگی، شاید معاشی ترقی کا پہلا مرئی اظہار تھی۔ یہ علاحدگی ''محنت کی تقسیم'' کے عمل کے ذریعہ پیدا ہوئی۔ اس سلسلے میں آدم اسمتھ کو معاشیات کا بانی مبانی کہا جاتا ہے جس نے یہ نام دیا۔ اس عمل کی مختصراً وضاحت درج ذیل ہے۔

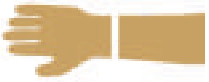

ابتدا میں ہر شخص یا ہر گھر کے کم سے کم ایک فرد کو غالباً ہر کام کو خود ہی انجام دینا ہوتا تھا۔ اس کے بعد کسی وقت پر ''محنت کی تقسیم'' کی ضرورت محسوس ہوئی۔ انسان کو تجربے سے لگا کہ پیداوار زیادہ اثر آفریں بن جاتی ہے اگر کچھ یہ سیکھنے پر زیادہ توجہ دیں کہ کس طرح مچھلیاں پکڑیں، دوسرے یہ دیکھیں کہ مٹی کو کس طرح جوتیں اور بوئیں، ہنوز دوسرے اس پر توجہ دیں کہ برتن کیسے بنائے جائیں یا غذا کے لیے جانوروں اور چڑیوں کو کس طرح جال میں پھنسائیں اور شکار کریں وغیرہ۔ یہ ایک طرح کی ''ترقی'' ہی تھی۔ اس کے بعد ماہرین کا ظہور ہو جو ہر چیز خود نہیں تیار کرتے تھے، یہ وہ لوگ تھے، جو دوسروں کو سکھانے میں مہارت رکھتے تھے کہ ان چیزوں کو کیسے بہتر بنایا جائے۔ ایسے ڈاکٹر بھی تھے جو لوگوں کے زخمی ہونے کی صورت میں یا بیمار ہونے پر ان کا علاج کرتے تھے۔

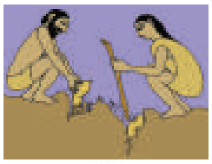

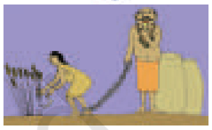

فطری طور پر لوگوں کے درمیان محنت کی تقسیم نے سبھی لوگوں کی پیداواری صلاحیت بڑھا دی اور معیشت میں ترقی پیدا ہوئی۔

دوسرے باب میں جدید معیشت میں معاشی سرگرمیوں کے طریقوں پر نظر ڈالی جائے گی جن کی درجہ بندی کی جاسکتی ہے اور جنھیں ابتدائی، ثانوی اور اعلیٰ شعبوں کے ڈھانچہ میں سمجھا یا جاسکتا ہے۔ اس میں بحث ہندوستان اور ان تبدیلیوں پر مرکوز کی گئی ہے جو پچھلے دہوں میں ان شعبوں میں واقع ہوئی۔ اس کے علاوہ معاشی سرگرمیوں کی درجہ بندی کے دو دیگر طریقوں یعنی منظّم اور غیر منظّم، نجی اور عوامی شعبے میں بھی بتائی گئی ہے۔ جدید ہندوستانی معیشت کے مسائل اور چیلنج کو اچھی طرح سمجھا جا سکے اس کے لیے اضافی طریقوں کی مناسبت سے زندگی کی حقیقی مثالوں اور کیس مطالعہ کے ذریعہ سمجھایا گیا ہے۔

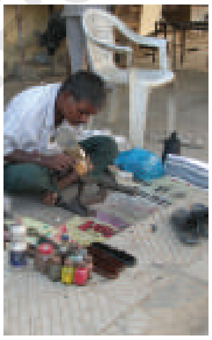

تیسرے باب میں زر کے معاملات، جدید معیشت میں اس کا کردار، اس کی شکلیں اور مختلف اداروں جیسے بینک کے ساتھ اس کے تعلقات کے بارے میں بتانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے بعد کے باب میں لوگوں کو قرض فراہم کرنے میں بینکوں اور دیگر اداروں کے کردار پر بحث کی گئی ہے۔ قرض پر بحث کے امور میں جن باتوں پر زور دیا گیا ہے وہ ہیں: (a) آبادی کے ایک بہت بڑے حصے کی معاشی زندگی میں قرض کی نفوذ پذیری (b) ہندوستان میں غیر رسمی قرض کا زور واثر (c) پیداواری سرمایہ کاری کے ذریعہ خود کو سہارا دینے والے خیر کا پہلو لیے ہوئے علت و معلول کے متواتر سلسلے کی تخلیق، اعلیٰ آمدنی کے بہاؤ، زندگی کے اعلیٰ معیارات جن سے ترقی میں معاون زیادہ پیداواری سرمایہ کاریاں پیدا ہوتی ہیں یا مقروضیت، غربت، اور قرض کے جال میں پھنسے، جس کے نتیجے میں غربت بڑھتی ہے، اور اس کے موذی چکر میں قرض کا کردار۔ ان تصورات کو کیس مطالعہ کے ذریعہ پیش کیا گیا ہے۔

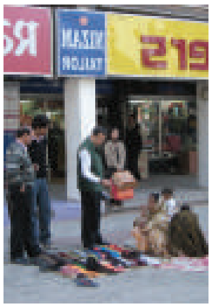

عالم کاری ایک اہم مظہر ہے یہ دنیا میں ترقی اور اس میں رہنے والے لوگوں پر مختلف طریقے سے اثر انداز ہوتی ہے۔ چوتھے باب میں عالم کاری یا گلوبلائزیشن کے مخصوص پہلو پر توجہ مرکوز کی گئی ہے یعنی فطرتاً معاشیات سے متعلق پیداوار کی پیچیدہ تنظیم۔ کس طرح کثیر قومی کمپنیاں تجارت اور سرمایہ کاری کے ذریعہ گلوبلائزیشن میں سہولت پیدا کرتی ہیں۔ اس کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ کچھ اہم عوامل اور ادارے جو گلوبلائزیشن میں سہولت فراہم کرتے ہیں ان کو بھی اس باب میں جگہ ملی ہے۔ آخری باب میں ہندوستانی معیشت پر گلوبلائزیشن کے اثرات (مثبت اور منفی) کا جائزہ لیا گیا ہے۔

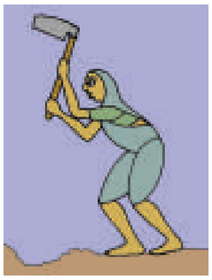

Labour is the source of all wealth

© NCERT not to be republished

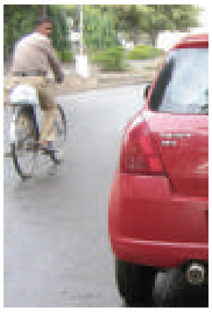

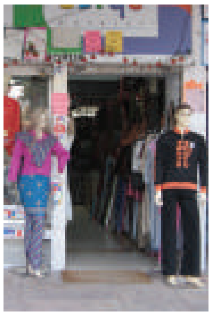

ترقی کے عمل کا نتیجہ کیا ہے

معیشت کے مختلف شعبوں میں ترقی پیداوار کی نہ صرف اونچی سطحوں کی صورت میں واقع ہوتی ہے بلکہ اس کے کچھ کمزور پہلو بھی ہیں۔ اس باب میں مثالوں، کیس کے مطالعوں کے ذریعہ اور کہیں کہیں یہ جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے کہ آیا ترقی کے فوائد بھی تمام لوگوں یعنی بڑے اور چھوٹے صنعت کار، منظّم اور غیر منظّم شعبوں میں کام کرنے والے کارکنان، سبھی آمدنی گروپوں سے تعلق رکھنے والے صارف، مردوں اور عورتوں تک پہنچ رہے ہیں یا صرف کچھ مراعات یافتہ طبقات تک محدود ہیں۔

ہمارے آخری باب میں صارفین کی حیثیت سے شہریوں کے حقوق کی کیسے اور کس حد تک حفاظت کی جاسکتی ہے، کے متعلقہ مطالعے کو پیش کیا گیا ہے۔ تیز ترقی کے عمل اور نئی صنعتوں کے آنے اور بددیانت صنعت کاروں کے ذریعہ سے اشتہاری مہم سے صارفین اکثر کاروباری مجرمانہ فعل یا بدعنوانی کا شکار بنتے ہیں۔ صارف تحریک کی تاریخی بنیاد تلاش کرنے کے بعد اور مختلف عملی زندگی کی مثالوں کے ذریعہ اس باب میں سالوں میں ارتقاپذیر مختلف ارزاں صارف تحفظ میکانیت کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے۔ اس میں یہ بھی تفصیل پیش کی گئی ہے کہ کس طرح لوگ اپنے بعض حقوق کو خاص صارف عدالتوں میں نہایت کم خرچ پر جتا سکتے ہیں۔ یہ خصوصی صارف عدالتیں موجودہ تکلیف دہ، مہنگے اور وقت طلب قانونی طریقۂ عمل سے بالکل الگ ہوتی ہیں اور اپنا کام انجام دیتی ہیں۔

اس درسی کتاب کی خصوصیات

ہمارے آس پاس کی معاشی زندگی کو سمجھنا اور لوگوں کے لیے معاشی ترقی کا ہم کیا مطلب اختیار کریں گے، اس کے بارے میں غور کرنا کتاب کا مقصد ہے۔ ایسی بہت سی مثالیں اور کیس کے مطالعے ہیں جن کا استعمال ہم نے تصوراتی وضاحت میں مدد حاصل کرنے اور حقیقی زندگی سے ان تصورات کو متعلق کرنے میں کیا ہے۔ انھیں اس مجموعی مقصد کو ذہن میں رکھ کر پڑھنا اور استعمال کیا کرنا چاہیے۔ ابواب کی شروعات استاد کے لیے ہدایت کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ اساتذہ باب کو پڑھانے سے پہلے اس صفحے کو پڑھیں۔ یہ ان کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔

(i) باب کا وسیع انداز نظر اور مواد (ii) کچھ اشارے کہ کس طرح باب کو پڑھانا ہے (iii) مختلف موضوعات سے متعلق اضافی تفصیلات کے لیے ذرائع۔

'آئیے اسے حاصل کریں' میں متعدد داخلی مشقیں ابواب کے ہر سیکشن کے بعد دی گئی ہیں۔ جو سیکشن پر نظر ثانی کے لیے کچھ سوالات اور سرگرمیوں پر مشتمل ہیں جنھیں کلاس روم کے اندر اور باہر دونوں جگہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ بعض داخلی مشقیں بحث مباحثے پر مشتمل ہیں۔ طلبا ان پر گروپ بنا کر بحث کرسکتے ہیں اور جواب کو بھی پوری کلاس کے مباحثے کے لیے پیش کرسکتے ہیں۔ اس میں زیادہ وقت لگے گا لیکن یہ ضروری ہے کیونکہ اس سے طلبا کو ایک دوسرے سے دریافت کرنے اور سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ معمولاً جو مشاہدہ کیا جاتا ہے اس کی نسبت زیادہ تفاعل کا موقع ملے لیکن اسے انجام دینے کے لیے کوئی مقررہ فارمولا نہیں ہے۔ ہر استاد اپنے طور پر طریقے اختیار کرے اور ہمیں ان کی صلاحیتوں پر اپنے اعتماد کو ظاہر کرنا ہے۔

ہم نے اس کتاب کو تیار کرتے وقت بہت سے حوالہ مواد کا استعمال کیا ہے۔ ان کے علاوہ بہت سی خبروں کے تراشے، حکومت

© NCERT not to be republished

کی اور غیر سرکاری تنظیموں کی رپورٹیں بھی استعمال کی گئی ہیں۔ ان میں سے بعض کا استاد کے لیے ہدایت میں اور کچھ کا اس باب کے آخر میں دیے گئے مجوزہ مطالعات میں ذکر کیا گیا ہے۔

یہ اہم ہے کہ اضافی معلومات اور مطالعہ کو کلاس روم کے مباحثے میں پیش کیا جائے۔ یہ مختصر سروے، آس پاس کے لوگوں کے ساتھ انٹرویو، حوالہ کتابوں، یا اخبارات کے تراشے کی شکل میں ہوسکتا ہے۔ اس کے بعد انھیں چارٹ بنانے والی پیپر ڈسپلے، ہلکے پھلکے طنزیہ مضمون یا تمثیل، مباحثوں وغیرہ کی شکل میں خود طلبا کے غور وفکر اور تخلیقی اظہار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

تعین قدر

تعلیم میں اصلاحات کی ضرورت کے پیش نظر قومی نصاب کی بنیادی ساخت 2005 اور امتحان سے متعلق اصلاحات پر قومی فوکس گروپ کی تحریری رپورٹ میں امتحان میں پوچھے جانے والے سوالات کے طریقوں میں تبدیلی طلب کی گئی ہے۔ اس کتاب میں پوچھے گئے سوالات قدر شناسی کے طریقے سے انحراف کی نشاندہی کرتے ہیں جو کسی کی رٹ کر یاد کرنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ یہ طریقے طلبا کی تخلیقی سوچ، تخیل، مزید سوچ بچار کو جاگزیں اور تجزیاتی صلاحیت کو تیز کرتے ہیں۔ اس میں بتائی گئی مثالوں کی بنیاد پر اساتذہ اضافی سوالات وضع کرسکتے ہیں۔

وہ سوالات جو بنیادی تصورات کی فہم کی جانچ کرتے ہیں

a) ایک مخصوص سال کے دوران پیدا........................ کی کل قدر ہے۔

(i) سبھی اشیا اور خدمات

(ii) سبھی آخری اشیا اور خدمات

(iii) سبھی درمیانی اور آخری اشیا اور خدمات

b) ترقی کے قرض کے کردار کا تجزیہ کیجیے۔

c) ہندوستان میں فورڈ موٹرس کے ذریعہ کاروں کو تیار کرنے کے کن طریقوں کے ذریعہ پیداوار میں باہمی جوڑ پیدا ہوا؟

d) محنت سے متعلق قوانین میں آسانیاں اور لچک کمپنیوں کے لیے مددگار ہوگی؟

تجزیاتی اہلیتوں کی تشخیص، توضیح اور مربوط پیشکش کے لیے سوالات درج ذیل جدول

a) تین سیکٹروں کے ذریعہ روپیوں (کروڑوں) میں GDP فراہم کرتا ہے۔

سال	ابتدائی	ثانوی	ثالثی
1950	80,000	19,000	39,000
2000	3,14,000	2,80,000	5,55,000

i) 1950 اور 2000 کے لیے GDP میں تین شعبوں کا حصہ شمار کیجیے:

ii) ایک بار ڈائیگرام کے طور پر ڈاٹا دکھایے جیسا کہ باب 2 میں گراف 2 میں دکھایا گیا ہے۔

iii) بار گراف سے ہم کیا نتائج اخذ کرسکتے ہیں؟

© NCERT not to be republished

b) ہندوستان میں تقریباً 80 فی صد کسان چھوٹے کسان ہیں جنھیں کاشتکاری کے لیے قرض کی ضرورت ہوتی ہے۔

i) بینک چھوٹے کسانوں کو ادھار دینے کے لیے کیوں راضی نہیں ہوتے؟

ii) دیگر ذرائع کون سے ہیں جن سے چھوٹے کسان ادھار لے سکتے ہیں؟

iii) مثال کے ساتھ واضح کیجیے کہ ادھار کی شرائط کس طرح چھوٹے کسانوں کے لیے ناموافق ہوتی ہیں؟

iv) کچھ ایسے طریقوں کی تجویز پیش کیجیے، جن سے چھوٹے کسان آسان قرض حاصل کر سکتے ہیں۔

تفکری سوچ کی جانچ کے لیے سوالات

a) تصویر پر نظر ڈالیے (آس پاس جھگی بستیوں کے ساتھ اونچی عمارتیں) ان علاقوں کے لیے ترقیاتی مقاصد کیا ہونے چاہئیں؟

b) کرہ ارض میں کافی وسائل موجود ہیں جو سبھی کی ضرورتوں کو پورا کر سکتے ہیں لیکن کسی ایک بھی شخص کی لالچ کی تسکین کے لیے کافی نہیں ہیں؟ یہ بیان ترقی پر بحث سے کس طرح مناسبت رکھتے ہیں؟ بحث کیجیے۔

c) ثالثی شعبہ ہندوستانی معیشت کی ترقی میں کوئی اہم کردار نہیں نبھا رہے ہیں کیا آپ متفق ہیں؟ اپنے جواب کے حق میں اسباب بتائیے۔

d) لوگ شہری سہولیات کی کمی جیسے خراب سڑکیں یا پانی اور صحت سے متعلق سہولیات میں کمی کے بارے میں شکایت کرتے ہیں لیکن کوئی سننے والا نہیں۔ اب RTI ایکٹ میں سوال کرنے کا اختیار فراہم کیا گیا ہے۔ کیا آپ متفق ہیں؟ بحث کیجیے۔

حقیقی زندگی کے مسائل، صورتحال کے تصورات اور نظریات کے اطلاق میں اہلیت کی جانچ کرنے والے سوالات

a) آپ کے گاؤں، شہر یا محلے کے لیے بعض ترقیاتی مقاصد کیا ہو سکتے ہیں؟

b) اسکول کے طلبا کی درجہ بندی اکثر ابتدائی یا ثانوی یا جونیئر یا سینئر میں کی جاتی ہے۔ یہاں پر استعمال کی گئی کسوٹی کیا ہے؟ کیا آپ کے خیال میں یہ مفید درجہ بندی ہے؟

c) وہ کون سے طریقے ہیں جن کے ذریعہ شہری علاقوں میں روزگار کو بڑھایا جا سکتا ہے؟

d) چھپی ہوئی بے روزگاری سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ شہرا اور دیہی علاقوں سے ہر ایک کی ایک مثال کے ساتھ وضاحت کیجیے۔

e) اگر آپ اپنے علاقے کے کسی شاپنگ کمپلکس کا دورہ کرتے ہیں تو صارف کے طور پر اپنے کچھ فرائض بیان کیجیے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ وہ سوالات تیار کیے جائیں جن میں مختلف ابواب کے مواد کے درمیان موزوں تعلق قائم کرنے کی غرض سے طلبا کو نصاب کے ایک یا زیادہ موضوعات سے اخذ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے لیے باب 4 میں ایک سوال باب 1 سے متعلق ہے۔ باب 1 میں ہم نے دیکھا کہ جو کسی ایک کے لیے ترقی ہو سکتی ہے وہی دوسروں کے لیے بربادی، ہندوستان میں کچھ لوگ SEZS کی تنظیم کی مخالفت کرتے ہیں۔ دریافت کیجیے کہ یہ کون لوگ ہیں اور وہ کیوں مخالفت کر رہے ہیں۔

کمیٹی برائے درسی کتاب

© NCERT not to be republished

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بَھارَت کو ایک مقتَدر، سمَاج وَادی، غیر مَذھَبی عَوامی جَمھُوریَہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

کمیٹی برائے درسی کتب

چیئر پرسن، کمیٹی برائے درسی کتب (ثانوی سطح)

ہری واسودیون، پروفیسر، شعبہ تاریخ، کلکتہ یونیورسٹی، کولکاتہ

خصوصی صلاح کار

تپس مجمدار، ایمریٹس پروفیسر، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

صلاح کار

ستیش کے جین، پروفیسر، سینٹر فار اکونامکس اسٹڈیز اینڈ پلاننگ، جواہر لعل یونیورسٹی، نئی دہلی

اراکین

ارونا سردنا، یاکلو یہ، انسٹی ٹیوٹ فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ انویٹیو ایکشن، مدھیہ پردیش

نیرج رشمی، ریڈر، کیری کولم گروپ، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

نیرج نوٹیال، ٹی جی ٹی، (سماجی علوم) کیندریہ ودھیالیہ، بی ای جی سینٹر، دکن کالج روڈ، یرواداء، پونہ

راجیند ر چودھری، ریڈر، ڈپارٹمنٹ آف اکونامکس، مہارشی دیانند یونیورسٹی، روہتک، ہریانہ

راما گوپال، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف اکونامکس، انا ملائی یونیورسٹی، انا ملائی نگر، تامل ناڈو

سوکنید بوس، ایکلو یہ فیلو، نئی دہلی

وجے شنکر، سماج پرگتی سہیوگ، بگلی بلاک، ضلع دیواس، مدھیہ پردیش

ممبر کوآرڈی نیٹر

ایم۔وی۔سری نواسن، لیکچرر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

اظہار تشکر

یہ کتاب تعلیم سے جڑے لوگوں، اسکول میں پڑھانے والے اساتذہ، طلبا تعلیم میں سرگرم عمل لوگوں اور وہ لوگ جو تعلیم سے متعلق ہیں کے نظریات، تبصرات اور تجاویز کا حاصل ہے۔ نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (NCERT) جین ڈریز، وزیٹنگ پروفیسر، جی بی پنت سوشل سائنس انسٹی ٹیوٹ، الہ باد، آر نارنگ راج، پروفیسر اندرا گاندھی انسٹی ٹیوٹ آف ڈیولپمنٹ ریسرچ، ممبئی؛ رام منوہر ریڈی، ایڈیٹر، ایکونامک اینڈ پولیٹیکل ویکلی اور سجانا کرشنا مورتی، فری لانس ریسرچر، ممبئی؛ ایس کرشن کمار، شری وینکٹیشور کالج دہلی یونیورسٹی، دہلی؛ تارا نائز، انسٹی ٹیوٹ آف رورل مینجمنٹ، آنند؛ کیشب داس، گجرات انسٹی ٹیوٹ آف ڈیولپمنٹ ریسرچ، احمد آباد؛ جارج چیریان، کنزیومر یونٹی ٹرسٹ انٹرنیشنل، جے پور؛ نرملا بسو، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس بنگلور اور منیش جین، ڈاکٹریٹ کے طالب علم، سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن، دہلی کی شکر گزار ہے جنھوں نے کتاب کو طلبا کے لیے بہت مفید بنانے میں اپنی تجاویز پیش کیں۔ ہم اپنے ساتھیوں، کے جن میں کے چندر شیکھر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشنل میزرمنٹ اینڈ ایولیوشن؛ آر میگ ناتھن، شعبۂ لسانیات، اشیتا اروبندرن اور جیا سنگھ سماجی علوم اور انسانیات میں شعبہ تعلیم، این سی ای آر ٹی کے ان کے فیڈ بیک اور تجاویز کے لیے شکر گزار ہیں۔

ہم مرحوم دیپک مجمدار، پروفیسر (ریٹائرڈ) پریزیڈنسی کالج، کولکتہ کی گراں قدر صلاح پر ان کے نہایت ممنون و مشکور ہیں اگر ان کی صحت نے ساتھ دیا ہوتا تو ہم آگے بھی ان کی ماہرانہ رائے سے کافی مستفید ہو سکتے تھے۔

بہت سے اساتذہ نے مختلف طریقوں سے اس کتاب میں معاونت فرمائی۔ کانتا بنسل، وائس پرنسپل، کیندریہ ودھیالیہ سیکٹر 47، چنڈی گڈھ، اے منوہرن، پی جی ٹی، (معاشیات) کیندریہ ودھیالیہ نمبر 2 ملٹری ہاسپٹل روڈ، بلگام کنٹونمنٹ، بینگام، کرناٹک؛ رینو دیشمن ٹی جی ٹی، (سوشل سائنس) کیندریہ ودھیالیہ نمبر 2 دہلی کنٹونمنٹ، گڑ گاؤں روڈ، دہلی؛ نالنی پدم نابھن، پی جی ٹی (معاشیات)، ڈی ٹی ای اے سینیئر سیکنڈری اسکول، جنک پوری، نئی دہلی کے اشتراک کے لیے ممنون و مشکور ہیں۔ اس کتاب کی آزمائش کے دوران کیندریہ ودھیالیہ، سیکٹر 47، چنڈی گڑھ کے طلبا اور اساتذہ کے ردعمل اور تفکرات اس کتاب کی اصلاح میں بہت قیمتی ثابت ہوئے۔

کونسل درج ذیل افراد اور تنظیموں کے لیے بھی اپنی ممنویت کا اظہار کرتی ہے جنھوں نے فوٹو گراف فراہم کیا اور اپنے دستاویزات کے ذخیروں اور کتابوں سے انھیں استعمال کرنے کی ہمیں اجازت دی۔ جان بریمن اور پارتھیو شاہ ' working in the mill nomre، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی سے؛ سینٹر فار ایجوکیشن اینڈ کمیونیکیشن، دہلی فورم اور نزنتر، دہلی اور اننتھی گجرات؛ شبھا لکشمی، دہلی؛ امبوج سونی، دیواس، مدھیہ پردیش؛ کرن ہیڈاک، چنڈی گڑھ؛ اور یم۔ وی شری نواسن، DESSH؛ پریس انفارمیشن بیورو، وزارت اطلاعات و نشریات؛ ڈائریکٹوریٹ آف ایکسٹینشن، وزارت زراعت؛ بھاری صنعتوں اور پبلک انٹر پرائزز کی وزارت، دہلی؛ مدراس پورٹ ٹرسٹ، چنئی اور سیتا رام بھارتی انسٹی ٹیوٹ آف سائنس اینڈ ریسرچ، نئی دہلی۔

ہم The Hindu اور Times of India کے بھی اس کتاب میں استعمال کیے گئے خبروں کے تراشے کے لیے ممنون ہیں۔

ہم سویتا سنہا، پروفیسر اور اور ہیڈ، ڈی ای ایس ایس ایچ کے بھی ان کے تعاون کے لیے شکر گزار ہیں۔

وندنا آر سنگھ، کنسلٹنٹ ایڈیٹر کے خصوصی شکر گزار ہیں جنھوں نے مسودے کا پوری طرح جائزہ لیا اور متعلقہ تبدیلیوں کی تجویز پیش کی۔

© NCERT not to be republished

فہرست

پیش لفظ iii

اساتذہ کے لیے تعارفی کلمات v

باب 1

ترقی 2

باب 2

ہندوستانی معیشت کے شعبے 18

باب 3

زر اور قرض 38

باب 4

عالم کاری اور ہندوستانی معیشت 55

باب 5

صارف کے حقوق 75

مجوزہ مطالعات

© NCERT not to be republished